سرکاری رپورٹ

چھٹا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 25 جون 2003 بمطابق 29 ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ بروز بدھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	5
2۔	تعزیتی قرارداد منجانب میر عبدالرحمٰن جمالی	5
3۔	رخصت کی درخواستیں۔	9
4۔	بجٹ سال 2003.2004 پر عام بحث	13
5۔	وقفہ سوالات	18

جلد ششم

شمارہ چہارم

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲۵ جون ۲۰۰۳ء بمطابق ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۲۴ ھجری بروز بدھ زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بوقت دس بجکر پچیس منٹ 10.25 صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر اسلام علیکم

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

فَاَعرِض عَن مَّن تَوَلّٰی ☆ عَن ذِکرِنَا وَلَم یُرِدُ اِلَّا الحَیٰوۃَ الدُّنیَا ☆
ذٰلِکَ مَبلَغُھُم مِّنَ العِلمِ ☆ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِیلِہٖ وَھُوَ
اَعلَمُ بِمَنِ اھتَدٰی ☆ وَمَا عَلَینَا اِلَّا البَلٰغُ ☆

ترجمہ: پس اے نبی (حضرت محمد ﷺ) آپ اس شخص کی طرف سے خیال ہی ہٹا لیجئے جو ہمارے (یعنی اللہ تعالیٰ کے) ذکر سے بے پروائی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور دنیا کی زندگی کے سوا ان کا کچھ مقصود ہی نہیں۔ ان لوگوں کی علم کی رسائی کی حد بھی بس یہی ہے۔ (آپ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیجئے کیونکہ) آپ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور کون سیدھے راستے پر ہے۔

عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں اس ایوان کے سامنے۔

جناب اسپیکر۔ اجازت ہے۔

عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) یہ ایوان سانحہ سریاب میں بارہ افراد کی شہادت اور نوتال کے قریب ڈی آئی جی پولیس اور ان کے ساتھیوں کی شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شہداء کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر صاحب پوائنٹ آف آرڈر ہمارے جو آج کے سوالات ہیں جن سے ہمارے سوالوں کا

تعلق ہے وہ وزیر صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں ہمارے سوالات کا جواب کون دیگا۔

عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر اس سلسلے میں آپ سے گزارش کرونگا کہ کل آپ کی ہدایت کے مطابق میں نے سارے وزراء صاحبان سے یہ درخواست کی تھی کیونکہ قائد ایوان کا بھی حکم تھا کہ آج ہی ساڑھے نو بجے اجلاس شروع ہونے سے پہلے آپ سی ایم صاحب کے چیمبر میں آجایا کریں تا کہ جو اس دن کی کارروائی ہو اس کو بیٹھ کے ہم آسان طریقے سے ڈسکس کریں مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ وزراء صاحبان جو ہمارے مسلم لیگ کے ہیں وہ آگئے اور جو اتحادی ہیں وہ حاضر نہیں ہو سکے اب اس سے زیادہ آپ جو ہدایت کرینگے ان کو پابندی کرنی چاہیے۔

جناب اسپیکر۔ جی منسٹر ہیلتھ صاحب کہاں ہے؟

عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) ابھی تک کوئی حاضر نہیں ہوا ہے حالانکہ کل میں نے سب سے آپ کے سامنے درخواست کی تھی کہ جی دس بجے اجلاس شروع ہوتا ہے ساڑھے نو بجے آپ چیف منسٹر صاحب کے چیمبر میں آجائیں تا کہ وہاں بیٹھ کے ہم اس دن کی کارروائی ڈسکس کریں۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے آپ سے پہلے بھی گزارش کی اور آج یہ چیز ثابت کر رہی ہے کہ مہربانی کر کے کچھ بھائی اتفاق نہیں کرینگے یہ آفس کے بعد اجلاس بلایا کریں یہ ہمارے جو اکثر وزراء غیر حاضر ہیں وہ سارے دفتروں میں بیٹھے کوئی پی ایس ڈی پی کے پیچھے پڑا ہوا ہے کوئی فنانس منسٹر کے پیچھے پڑا ہوا ہے کوئی ہاؤس بلڈنگ کروا رہا ہے ابھی وہ کرائیں ہمارا وقت کیوں ضائع کرتے ہو اسمبلی سپریم ہے یا ان کا دفتر سپریم ہے یہ بتائیں ہمیں آپ کے سامنے ایوان خالی پڑا ہے کدھر ہے ہمارے کیبنٹ والے عبدالرحمان خان کو آگے کرتے ہیں نیو لاننگ پارلیمنٹری افیئر کے حوالے سے تو وہ ان کو یہ چیزیں۔۔ ہمیں وقت دیں۔ دوپہر کو اجلاس کرائیں پھر یہ لوگ حاضر ہوں شام چار بجے کریں اب آپ کے سامنے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر جو ٹائم وہ مناسب سمجھے اپنے کھاتے کے حوالے سے ہم پابند ہیں اسی ٹائم پر آئینگے۔ جناب اسپیکر صاحب آپ رولنگ دیتے ہیں آپ کی رولنگ کی اس اسمبلی میں کوئی اہمیت نہیں رہی ہے کوئی پاس و لحاظ نہیں رکھتا ہے آپ کی رولنگ کی امپلیمنٹ نہیں ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس اسمبلی کی توہین ہوتی ہے جناب اسپیکر صاحب ان کو پابند کریں جو بھی طریقہ آپ ان کے لئے اختیار کرینگے جناب آپ مناسب سمجھیں گے ان کو پابند بنائیں۔

جناب اسپیکر۔ OK

عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)۔ جناب میں یہ گزارش کرونگا جو ٹائم اپوزیشن والوں کو ہمارے بھائیوں کو سوٹ کرتا ہے اس لحاظ سے آپ اس وقت اجلاس رکھیں ہم حاضر ہیں ہر وقت۔

شفیق احمد خان۔ جناب یہ جواب نہیں دیتے اور چار سیشن گزر چکے ہیں جتنے بھی سوالات میں نے کیے ہیں آج تک ان کے جوابات نہیں آئے ہیں ابھی بھی جو گزشتہ دن کی رولنگ تھی اس میں بھی میرے جوابات نہیں آئے تو آپ یہ بھی ایک حکم صادر فرمائیں

ہمارے جوابات ضرور آنے چاہیے اور جس منسٹر کا سوال و جواب ہو اس کا خود موجود ہونا بے حد ضروری ہے باقی رہ گئی بات اپوزیشن والے تو سارے موجود ہیں آپ ٹائم جو بھی مقرر کرینگے ہم انشاء اللہ اس ٹائم پر پہنچ جائینگے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر اس آرڈر پے میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں آپ کی واضح رولنگ کے بعد بھی ہمارے سیکرٹری صاحبان کی آفیشل گیلری آج بھی خالی ہے سوائے سیکرٹری ہیلتھ کے اور کوئی نہیں آیا ہے تو گورنمنٹ سائیڈ پے کوئی بھی آدمی ان چیزوں کا نوٹس نہیں لیتا اور ہم جس بات پر احتجاج کر رہے تھے وہ یہی نظر اندازی تھی اور ہر معنی میں نظر اندازی تھی تو اس کو نہ اسمبلی سمجھتے ہیں نہ اپنے آپ کو اسمبلی کے سامنے جوابدہ سمجھتے ہیں آفیشلز ہو منسٹرز ہو یا جتنے بھی ہمارے وزراء صاحبان ان کو آپ جس طریقے سے پابند کر سکتے آپ ان کو پابند کروائیں تا کہ یہ ہمارا اجلاس سموتلی Smoothly چلے اور ہم جو کچھ کہتے ہیں یا جو کچھ پوچھنا چاہتے ہیں اس کا پراپر لی Properly جواب دیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ OK تعزیتی قرارداد کے بارے میں آپ ذرا فاتحہ پڑلیں۔(دعا پڑھی گئی)

محمد یونس خان چنگیزی۔ وزیر جنگلات۔ جناب اسپیکر میرے خیال میں بلوچستان کی تاریخ میں ایسا کوئی عظیم سانحہ نہیں ہوا ہے بڑے افسوس کی بات ہے اس کو آپ مذہبی دہشت گردی سمجھ لیں یا نارمل دہشت گردی سمجھ لیں مگر ہم اس کو اس وجہ سے مذہبی دہشت گردی سمجھتے ہیں کیونکہ چوتھا پانچواں کیس ہے جو سریاب یونیورسٹی سے لیکر کشم تک یہ واقعہ ہوا ہے اور اس وجہ سے بھی اس کو ہم مذہبی دہشت گردی سمجھتے ہیں کیونکہ یہ دیواروں کے اوپر وال چاکنگ ہوتی ہے اس کی بنیادی وجہ بھی ہے اور یہ صرف اس علاقے میں وال چاکنگ ہوا کرتی ہے اب پولیس والے اگر اس میں ہمت کریں اور اس میں اگر صحیح طریقے سے کام کریں میرے خیال میں کوئی ایسی وجہ نہیں ہے کہ پولیس والے ان دہشتگردوں کو نہ پکڑ سکیں۔

جناب اسپیکر۔ چنگیزی صاحب قرارداد پاس ہوئی فاتحہ ہوگئی اب سوالات جوابات کی طرف آتے ہیں۔

محمد یونس خان چنگیزی۔ وزیر مجھے تھوڑا سا بولنے تو دیں مجھے افسوس تو پہلے یہ ہے کہ۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ نہیں اس موقع پے نہیں بعد میں بیشک آپ کو موقع دینگے ابھی یہ کارروائی آپ جاری رکھنے دیں اچھا آج کن کن منسٹروں کے سوالات ہیں ایک تو منسٹر ہیلتھ کا ہے اور قانون کے بھی ہیں۔

عبدالرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)۔ ایک سوال میرے اوپر ہے جو میرے بھانجے نے ہی کیے ہے باقی ہیلتھ منسٹر کے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ اور ہیلتھ کے علاوہ کسی اور منسٹر کے سوالات ہیں تو ایسے کرتے ہیں کہ جب تک آپ کا جواب آئے کوئی منسٹر ہیلتھ کو میسج کنوے Message Convey کرے کہ وہ ہاؤس کے اندر پہنچ جائیں جہاں بھی اگر کوئٹہ میں موجود ہیں اس وقت تک ہم باقی بجٹ شروع کرتے ہیں جب وہ آجائیں گے پھر سوالات کے سلسلہ میں الگ ٹائم دونگا۔

جناب اسپیکر۔ لہذا منسٹر ہیلتھ سے رابطہ کیا جائے۔ جی میر جان محمد جمالی صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

☆۲۳ میر جان محمد جمالی۔

کیا وزیر قانون ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۲۰۰۰ تا ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۲ کے دوران صوبائی سطح پر کل کتنے آرڈیننس (Ordinance) جاری ہوئے ہیں مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر قانون

سال ۲۰۰۰ تا ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۲ کے دوران کل ۸۷ آرڈیننس جاری کیے گئے۔ وہ تمام آرڈیننس جو صوبائی اسمبلی کی بحالی سے قبل جاری ہوئے تھے کو آئین کے آرٹیکل ۲۷۰AA کے تحت باضابطہ بنایا گیا۔ اس لئے انہیں ایکٹ میں تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں تمام آرڈیننس کی فہرستیں بحساب سال آخر پر منسلک ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر کوئی ۸۰ ۔ ۸۴ آرڈیننس لائے گئے ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء سے لے کر جب تک کہ یہ صوبائی حکومت آئی ۸۷ ہیں تو ۸۰ سے زیادہ ہیں میری گزارش ہے کہ اختیارات واپس گورنر صاحب سے لے کے واپس پراونشل چیف ایگزیکٹیو کو کیا وزیر موصوف یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ ان ساروں پر ایک سٹڈی کی جائے اور ایک اسپیشل کمیٹی بنائی جائے کہ جو عوام کی بہبود اور بہتری کے لئے چیزیں وہ برقرار رکھی جائیں جو عوام کی بہتری اور بہبود کے لئے نہیں ہیں ان کو یہ اسمبلی اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے خارج کردیں۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

میر عبدالرحمان جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)۔ جناب ممبر موصوف کی بہت اچھی Suggestion ہے۔ جی ہم اس کو دیکھیں گے اور کوشش کریں گے کہ جو اس صوبہ بلوچستان کے فائدے میں بات ہوگی ہم وہی کریں گے کمیٹی بنانی ہے کمیٹی بنادیں گے اور اس کو سٹڈی کریں گے اور سب بھائیوں کو اکھٹے لے کر چلیں گے۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

میر جان محمد جمالی۔ اسپیکر صاحب یہی ہوگا کیونکہ یہ صوبائی اسمبلی کے اختیارات ہیں چونکہ صوبائی اسمبلی تین سال وجود میں نہیں تھی تو اگر یہ صوبائی اسمبلی اپنی کمیٹی بنادے ایوان کے دونوں اطراف سے دوست اس میں شامل کرکے پھر ان چیزوں کا تدارک ہوسکے گا اور ان دوستوں کو پھر ٹائم دینا ہوگا جب میٹنگز ہوں۔

جناب اسپیکر۔ جی جمالی صاحب۔

میر عبدالرحمان جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)۔ بالکل اس رائے سے میں اتفاق کرتا ہوں انشاء اللہ کمیٹی بنادیں گے جی اس صوبے کے فائدے کے لئے۔

جناب اسپیکر۔ جی عبدالرحیم صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر یہ جو AA۱۲۷۰ انہوں نے دیا ہے اس کے تحت یہ سارے Protect ہوگئے ہیں آج بھی آئین کے ارٹیکل ۲۷۰ میں وہ بھی موجود ہے اور یہ بھی انہوں نے دیا ہے تو میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ جتنے بھی آرڈیننس ہیں اس وقت چونکہ ہماری اسمبلی موجود ہے کمیٹی بناتے ہیں ہم اس سے بھی Agree کرتے ہیں اسمبلی کے فلور پر لیا جائے اور اس پر باقاعدہ Discusson ہو اور باقاعدہ اپنی کمیٹیوں کے حوالے ہوں اور وہ اس کو دیکھ لیں اور جو صوبے کی بہتری کے لئے سمجھتے ہوں ان کو رکھ لیں گے اور جو صوبے کی بہتری کے لئے نہ ہوں ان کو منسوخ کردیں۔

جناب اسپیکر۔ OK جمالی صاحب۔

میر عبدالرحمان جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اگر ایک ایک آرڈیننس یہاں پر بیٹھ کر Discuss کرنا چاہتے ہیں تھرو کمیٹی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ OK منسٹر ہیلتھ سے رابطہ کیا جائے وقفہ سوالات کا ٹائم تو ایک گھنٹہ ہے وہ نہیں ہیں جب یہ آئیں گے واپس آپ کو ٹائم دیا جائے گا سیکرٹری اسمبلی رخصت کی اگر کوئی درخواست ہو پڑھیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ مطلب وہ تو بعد میں آجائیں گے آپ اس کو بلا بھی لیں گے اس کا سدباب کیسے ہوگا ان کو پابند کرنے کے لئے کیا طریقہ اپنائیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تو اس میں میں اور کیا کروں وہ جہاں بھی ہوں ادھر سے کھینچ کر لے آؤں تو یہ اس کا سدباب نہیں ہے اور کیا ہے؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ نہیں وہ تو آجاتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ نہیں آجاتے ہیں یہ بھی ایک سبق ہے آپ تشریف رکھیں۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں ہوں تو پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی۔ وزیر معدنیات محترم سردار مسعود لونی صاحب ورلڈ بینک کے ساتھ میٹنگ میں مصروف ہیں آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر۔ جن اراکین اسمبلی نے میزانیہ بابت سال ۲۰۰۳۔۲۰۰۴ پر عام بحث کے لئے اپنے ناموں کا اندراج کروایا ہے وہ بالترتیب پکارے جائیں گے اور وہ میزانیہ پر تقاریر اور بحث کریں گے۔ مسٹر اختر حسین لانگو۔

نواب محمد اسلم رئیسانی۔ جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر بڑا اہم مسئلہ ہے میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کے باہر ہمارے زمیندار بھائی سب وہاں دھرنا دے کر بیٹھے ہوئے ہیں کافی عرصے سے لوڈشیڈنگ حکومت کر رہی ہے واپڈا کر رہا ہے

جو بھی کر رہی ہے اس سے زمینداروں کو بہت شدید نقصان پہنچا ہے اور ایک طرف تو حکومت چاہتی ہے کہ وہ بینک کے ڈیوز اور واپڈا کے ڈیوز ریکوری کریں لیکن دوسری طرف انہوں نے بہت شدید لوڈ شیڈنگ کر کے زمینداروں کی فصلیں تباہ کر دیئے ہیں اس وقت بھی زمیندار باہر بیٹھے ہوئے ہیں میں حکومتی ارکان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ بھی ہمارے ساتھ چلیں ہم ان کی بات سنیں وہ باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جام صاحب کے نوٹس میں بھی لا چکا ہوں منسٹر اریگیشن اور سیکرٹری اریگیشن کو بھی بتلا چکا ہوں ہرنائی میں موسم بہار کی بارشوں میں ایک بند تھا جو ٹوٹ گیا اور پھر اس کے لئے انہوں نے اسپیشل آرڈر کیے تھے پی سی ون اور اسٹیمیٹ بنانے کے لئے وہ بھی تیار ہو چکا ہے گذشتہ رات بہت تیز بارش ہوئی تھی اور اس بارش کی وجہ سے وہ پانی کلی لال خان اور کلی مرزا اس کے کھیتی باڑی پر چلا گیا ہے تو بہت بڑا نقصان ہوا ہے اور آج چونکہ یہاں کوئی نہیں ہے جام صاحب بھی نہیں ہے میں آپ کے توسط سے اس ایوان کے توسط سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ ہرنائی مون سون کے رینج میں ہے اور بارشیں شروع ہو چکی ہیں مون سون شروع ہو چکا ہے تو یہ جو بارشیں ہیں یہ وہاں بہت بربادی لے آئیں گی تو کل کی جو بارش ہوئی ہے اس میں آپ کا جو کالج ہے ایک کلی ہے کلی سید آباد کالج ریلوے غریب آباد یہ سارے پانی کے نیچے آ گئے ہیں پانی سارا اس میں چلا گیا ہے اور دوسری ندی سے جو پانی آیا ہے اس میں کلی مرزا اور کلی لال خان اس کا اسٹیمٹ بائیس لاکھ روپے تیار بھی ہے تو گزارش یہ ہے کہ ایمرجنسی بنیادوں پر اس کے لئے کوئی کام ہو آپ کی طرف سے کوئی احکام ہو وہاں جائیں اس کو دیکھ لیں فوری طور پر کیا انتظام کر سکتے ہیں تاکہ لوگوں کے سر اور مال کی حفاظت ہو سکے سیلاب کے پانی سے۔

جناب اسپیکر۔ جی صدیقی صاحب آپ کچھ فرما رہے تھے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم)۔ زمیندار یہاں جو مظاہرہ کر رہے ہیں میں ان سے ہو کر آیا ہوں جس طرح ہمارے سردار صاحب نے کہا تھا ان کے مشکلات بہت سارے ہیں تو ان کے ساتھ ہم نے وعدہ کیا ہے کہ انشاء اللہ ہم آپ کے مسائل قرارداد کی صورت میں لائیں گے اسمبلی کے فلور پر آپ بھی ہمارے اسمبلی کے حکومتی ارکان سے بھی اور حزب اختلاف کے ارکان سے بھی اگر ایک وفد جا کر ان سے مل لیں تو بہتر ہو گا ان کی حوصلہ افزائی ہو گی ان کی بات ہم سنیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میں کہتا ہوں کل بھی آپ لوگوں کے سامنے جو میٹنگ تھی اس میں بھی یہ کہا تھا کہ جو ہمارا ایریا ہے اس سیزن میں۔ میں صرف اتنی سی گزارش اس ایوان کی توسط سے کرنا چاہتا ہوں کہ جس زمیندار نے پے منٹ نہیں کی ہے واقعتاً اس کا کنکشن کاٹ دیا جائے لیکن اگر لورالائی میں کسی نے نہیں کی ہے پورے زیارت کو آپ بجلی نہیں دے رہے ہیں یا پشین میں نہیں کیے ہیں تو قلعہ عبداللہ کو نہیں دے رہے ہیں یا قلات میں کسی نے نہیں کی ہے تو اس کی سزا فلاں جگہ کو دے رہی ہے یہ بالکل غلط ہے ہمارے تمام فصلات جل گئے ہیں اور جب تک ہماری پیداوار نہیں ہو گی ہمارے صوبے کی یہ جو حالت ہے بے روزگاری یہ گرانی یہ مسلسل جس آفت کا ہمیں سامنا ہے اس کا ہم ازالہ نہیں کر سکیں گے اس کے لئے ضروری ہے آپ اس ایوان کی توسط سے میں آپ سے

ایک Custodian کی حیثیت گزارش کرتا ہوں کہ واپڈا فوری طور پر ہمارے صوبے کی بجلی بحال کردے اور جس قسم کا ایکشن ان لوگوں کے خلاف لینا چاہیں اس میں ہم ان کے ساتھ ہیں ان کے خلاف باقاعدہ ایکشن لیں لیکن یہ بالکل طریقہ کار غلط ہے کہ تمام علاقے کی بجلی کو کاٹ کے رکھ دیتے ہیں اور موسم ہے اس وقت پانی دینے کا جون جولائی ہے۔

جناب اسپیکر۔ OK جناب احسان شاہ صاحب اور جان جمالی صاحب سنیں۔

میر جان محمد جمالی۔ ذمہ دار ہیں ایگریکلچر منسٹر پانی بجلی کا منسٹر یہ جا کر گورنمنٹ کی طرف سے Commitment کرائیں۔

جناب اسپیکر۔ سنیں احسان شاہ صاحب جان جمالی صاحب صدیقی صاحب مولانا عطاواللہ صاحب اور نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب یہ پانچ ابھی جا کر ان سے بات کر کے پھر واپس آجائیں اس وقت ہم لوگ یہ بحث شروع کر لیتے ہیں۔

جی شاہ صاحب۔جی جان جمالی صاحب۔جی مولوی عطاء اللہ صاحب۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر واپڈا محکمہ نے موسیٰ خیل میں ۳۵ کے وی کا ایک۔

جناب اسپیکر۔ سردار صاحب آپ فی الحال تشریف رکھیں ابھی اس پر بحث ہوگی آپ ذرا تشریف رکھیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب آپ کی اجازت سے اہم مسئلہ ہے ہمارا ابھی واپڈا کے حوالے سے ہمارے علاقے میں بجلی نہیں ہے چونکہ واپڈا پر بات ہو رہی ہے اس لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ میں اپنے مسائل اس ایوان میں ذکر کروں۔ جناب اسپیکر صاحب موسیٰ خیل میں واپڈا کے حوالے سے ۳۵ کے وی کے لئے ایک خطیر رقم دی گئی تھی کہ اس سے ٹرانسفارمر خریدا جائے۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب پچھلے دنوں چکھڑ سے دس ٹرانسفارمر گر گئے تھے اب وجوہات کیا ہیں اس پر کام ہو رہا ہے سارے بلوچستان میں کیونکہ مین لائن وہی ہوتی ہے جو فیڈ کرتی ہے بجلی کی مجبوری سے میں واپڈا والوں کی ڈیفنڈ نہیں کر رہا بلکہ حقیقت بیان کر رہا ہوں وہ لگے ہوئے ہیں اس کی مرمت میں۔ اور جیسے ہی وہ ٹھیک ہو جائے ہو سکتا ہے دو چار دن اور لگ جائیں انشا اللہ یہ بجلی صحیح طریقے سے بحال ہو جائے گی۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب جیسا کہ انہوں نے فرمایا کہ اس مسئلے سے ہمارا کوئی تعلق ہے نہیں۔ایک نیا ٹرانسفارمر خریدنے کے لئے ان کو خطیر رقم دی گئی انہوں نے چمن سے پانچ سال چلا ہوا ٹرانسفارمر لا کر موسیٰ خیل میں لگا دیا اسی وقت بھی ہم نے شکایت کی کہ یہ جلا ہوا اور پانچ سال کا چلا ہوا یہ یہاں نہیں چل سکتا ہے ابھی وہ ٹرانسفارمر جل گیا ہے ایک مہینہ ہوتا ہے ہمارے گاؤں میں بجلی نہیں ہے جناب اسپیکر ان کو نیا ٹرانسفارمر خریدنے کے لئے پابند کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ او کے۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈووکیٹ۔ جناب دیکھنا یہ ہے کہ بجلی کیسے خراب ہوئی کھمبے تو چکھڑ کی وجہ سے گر گئے ہوتگے وہاں بیس کھمبوں کی لائن ہے وہ بیس کھمبوں کے جو تار ہیں وہ سارے کے سارے چوری کر دیئے اب پوچھنے والا کوئی نہیں ہے سننے والا کوئی نہیں ہے کہ کس نے چوری کیا ہے اور وہاں ہمارا سارا انحصار زمینداری پر ہے اور سارا انحصار بجلی پر ہے اگر وہاں ایک گیس کی لائن خراب ہو جاتی ہے۔تو ایک دن میں مرمت ہو جاتی ہے بجلی کو اب پندرہ بیس دن سے زیادہ ہو گئے ہیں اس لائن کو اب تک ٹھیک نہیں کر سکے اس کے پیچھے پھر رہے ہیں تار تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ کوئی عام چیز نہیں ہے کہ عام آدمی اس کو اٹھا کر لے جائے اٹھانے کے لئے بھی اس کو گاڑی چاہئے فلاں چیز چاہئے تو اس کو روکنے کے لئے ہماری صوبائی حکومت اس پر کوئی ایکشن نہیں لیتی ہے کہ کس نے کیا ہے اور کہاں لے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ او کے۔سن لیا جی جمالی صاحب۔

میر عبدالرحمان جمالی (وزیر) کچھ ایسے عناصر وہاں پر ہیں جن کا حکومت بندوبست کر رہی ہے ان کی جو کلپنگ ہے وہ رات کو نکال دیتے ہیں جب تک ایک سیکٹر صحیح حالت میں نہیں ٹھہرے گا اس وقت تک آپ کو کرنٹ صحیح نہیں ملے گی جب ان کی ایک کلپ باہر ہوتی ہے یا ڈاگ باہر ہوتی ہے صحیح کرنٹ نہیں ملتا ہے لیکن حکومت اور واپڈا والے اس کام پر لگے ہوئے ہیں جتنا جلدی ہو سکے اس کی ریپیر کر کے وہ آپ کی بجلی بحال کر دینگے بالکل احساس ہے میں مانتا ہوں کہ اس وقت میں زمیندار ہوں آپ بھی زمیندار ہیں اور نصیر آباد میں اس وقت ترپن ڈگری چل رہا ہے گرمی کے لحاظ سے آپ تھوڑا سا صبر کر لیں ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر۔ جمالی صاحب آپ آپس میں بات نہ کریں۔ جی

عبدالرحیم زیارت وال ایڈووکیٹ۔ جناب والا ہمارا سارا انحصار زمینداری پر ہے زمین سے پانی نکالتے ہیں آٹھ سو فٹ گہرائی سے۔اب اتنے دنوں سے پورا جون گزر گیا ہے اب جولائی آنے والا ہے اور جولائی بھی اس میں گزار دیں گے۔آپ اس پر رولنگ دے دیں میں رولنگ چاہتا ہوں کہ یہ جو بات ہے پورا علاقہ ڈسٹرب ہے متاثر ہے آپ اس پر رولنگ دے دیں کہ فوری طور پر حکومت اس کو مرمت کرے اس کو ٹھیک کرے اور جو لوگ اس میں لگے ہوئے ہیں جو نہیں چھوڑ رہے ہیں جو کلپ نکالتے ہیں فلاں کرتے ہیں ہم اور آپ تو یہاں سے نہیں جا سکتے ہیں یہ تو حکومت کی ذمہ داری ہے اپنی چیز کی حفاظت کرے اور اگر نہیں کر سکتی ہے ہمارے علاقے میں تو یہ ہوتا ہے کہ جو کوئی کلپ ڈالتا ہے تو پورے علاقے کے لوگوں کو تھانے میں بٹھا دیتے ہیں بجلی کو خراب کر دیتے ہیں اور پورے علاقے کو پکڑ لیتے ہیں اس کے بڑے کو پکڑ لیتے ہیں تھانے میں بٹھا دیتے ہیں کہ یہ کون کر رہا ہے یہ یہاں کیا طریقہ چل رہا ہے کہ ایک مہینے سے بجلی نہیں ہے کھمبے اکھڑ گئے ہیں اور تار چوری کر کے لے گئے ہیں اور اس کو بار بار خراب کر دیتے ہیں چھوڑتے نہیں ہے اور ہم یہاں اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ زمیندار تسلی کریں کس بات کی کریں۔منسٹر صاحب اس کا جواب نہیں دے رہے ہیں جناب اسپیکر صاحب آپ اس بارے میں باقاعدہ رولنگ دیں۔ وہ

فوری طور پر اس کو ٹھیک کرے ایکشن لے اور اگر فورسز کی ضرورت ہے اس کو لے جائے اس کو ٹھیک کروائے۔ اور فیڈر لائن بحال کروے۔

جناب اسپیکر۔ او کے اب آج کے ایجنڈے کی طرف آتے ہیں۔

بجٹ سال 2004 2003 پر عام بحث

جناب اسپیکر۔ محترمہ شاہدہ روف صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ روف۔ میں جناب بجٹ پر اظہار خیال کر چکی ہوں۔

جناب اسپیکر۔ شفیق احمد خان صاحب۔

شفیق احمد خان۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم جناب اسپیکر صاحب یہ موجودہ بجٹ جو پیش کیا گیا ہے اس میں مطمئین نہیں ہوں اور ہم نے اس میں دو دفعہ بائکاٹ بھی کیا کمیٹی بنائی ہے یکم جولائی کی کمیٹی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا پی ایس ڈی پی پر ہماری گزارش یہ ہے کہ بجٹ میں پچھلے سالوں کے بجٹ کی کاپیاں انہوں نے اٹھا کر رکھ دی ہیں اس میں کوئٹہ کے لئے کوئی کام نہیں رکھا گیا ہے خاص کر کوئٹہ ضلع کے لئے۔ نہ روڈ کے لئے کچھ رکھا ہے نہ ایجوکیشن کے لئے رکھا ہے نہ ہیلتھ میں رکھا ہے نہ واٹر سپلائی میں رکھا ہے واٹر سپلائی کا پچاسی پچاسی لاکھ روپیہ ہر ایم پی اے کو ملنا تھا سات کروڑ روپے ہمارا کوئٹہ شہر کا بنتا ہے وہ بھی ہم سے لے لیا گیا اور موجود واٹر سپلائی جو پی ڈی ایس پی میں رکھی ہے اس کو نظر انداز کیا گیا ہے کوئٹہ کا واحد کچھ ڈیم اس میں نہیں ہے۔

اختر حسین لانگو۔ جناب بجٹ سننے والے نہیں ہیں کون پوائنٹ نوٹ کرے گا۔

جناب اسپیکر۔ وہ آئیں گے۔

شفیق احمد خان۔ جناب ہماری بد قسمتی ہے جب اقتدار مل جاتا ہے تو ہم سب کچھ بھول جاتے ہیں کچھ ڈیم جو کوئٹہ کا واحد ڈیم ہے اس کے لئے دو مرتبہ پیسے منظور ہوئے گزشتہ بجٹ میں تین ارب لیپ ہوگیا ہماری بیوروکریسی کی وجہ سے ہوا آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ بیوروکریسی کی جو کرسیاں ہیں ان کے لئے بہترین صوفہ سیٹ مقرر ہیں وہ خالی ہیں ہمیشہ چھ ماہ سے ہم یہ کوشش کرتے آرہے ہیں کہ بیوروکریٹ سیکریٹری ڈپٹی سیکریٹری ڈی او اے ڈی او جو بھی ہے وہ تشریف لائیں اور ہماری باتیں سنیں لیکن ہمیں مجبور کیا جاتا ہے ہم احتجاج کریں دھرنا دیں ایوان سے باہر جائیں ہم نہیں چاہتے ہم اس اسمبلی کو بڑے اچھے طریقے سے چلانا چاہئے ہیں اسی طریقہ سے ہنہ جھیل جو دو فٹ مٹی سے بھری ہوئی ہے اس کو صاف نہیں کیا گیا ایک سپن کاریز ہے ہماری کوئٹہ کی اس کی حالت جا کر دیکھ لیں اس کے ساتھ ظلم یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئٹہ کا تمام ڈسٹ تمام مٹی کچرا اس جھیل میں آرہا ہے اس وجہ سے پینے کا پانی گندہ ہو رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے انگری کیا ہے کہ 189 اسکول ہیں کرائے کی بلڈنگ میں ہیں اور کوئٹہ شہر کے 157 اسکول کوئٹہ شہر کے ہیں جن کی اپنی عمارات نہیں ہیں اپنی بلڈنگ نہیں ہے اور نہ لیٹرین نہیں ہے وہ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم نے دو لیٹرینیں بنائیں اور دو ڈسٹ بن بنا دیئے یہ ترقی نہیں ہے پچپن سالوں سے بلوچستان کے ساتھ اور کوئٹہ کے

ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے اور ہوتی آ رہی ہے یہ پچاس ہزار کی آبادی کا شہر تھا آج چونکہ ہم لوگوں نے مردم شماری میں دلچسپی نہیں لی اس کی وجوہات تھیں ہم چاہتے تھے کہ صحیح طریقے سے مردم شماری ہو مردم شماری میں دلچسپی نہیں لی۔ سولہ لاکھ کی آبادی جواب اٹھارہ لاکھ کی ہے ریکارڈ پر موجود ہے جسکے پانی کا مسئلہ آپ اٹھا کر لیں کہ چھ ارب بیاسی کروڑ روپے واسا میں پانی کے لئے پڑا ہوا ہے کل میں نے بتالیس ہزار روپے سے پانی کا پائپ خرید کر اپنے علاقے کا پانی کا مسئلہ تھا تین چار گلیوں کا مسئلہ تھا اس کو حل کرانے کی کوشش کی ہے حل کر دیا جو ساتھی اس کو جا کر دیکھنا چاہیں جا کر دیکھ لیں وہ میں نے کام کروا دیا۔ اسی طریقے سے ہیلتھ میں جو پیسہ رکھا ہے جو ہماری ڈسپنسری کام کر رہی ہے اس کو ایک پیسہ نہیں دیا گیا۔ جناب اسپیکر ہمیں یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ بجٹ میں تو چیز رکھ دی جاتی ہے اس پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوتا جناب اسپیکر آپ ابھی جائیں سیکرٹریٹ میں تو وہ رنگ ہو رہا ہے آج ۳۰ جون کے قریب ہے

۳۰ جون کے بعد وہاں رنگ روغن شروع ہے یہ کام ۱۵ جولائی کو بھی کر سکتے ہیں یا اسکے بعد بھی کر سکتے ہیں ۳۰ تاریخ کو بجٹ منظور ہو جاتا ہے تو اس کے بعد اس پر عمل درآمد ہونا چاہئے لیکن کیا ہے کہ بیوروکریسی کسی صورت میں نہیں چاہتی یہ سیاستدان جو اپنے علاقوں سے ووٹ لیکر آتے ہیں یہ سرخرو ہو جائیں اگر یہ صحیح طریقے سے کام کریں گے تو میں کہتا ہوں کہ اگر صحیح کام ہو تو ہمارے سیاستدان بھی صحیح طریقے سے چلیں گے اور اپوزیشن یا اقتدار میں معنی نہیں دیتا دونوں ایک ہے دونوں کے مقصد ایک ہے کہ وہ اپنے علاقے میں جا کر ڈیولپمنٹ کرنا چاہتے ہیں اور ہمارے ساتھ زیادتی یہ ہے کہ پانی کا پیسہ پہلے سے چھین لیا ۶ ڈسٹرک کا اور پی۔ ایچ۔ ای میں ابھی بھی کوئٹہ شہر کو کچھ نہیں دیا روڈ ہمیں نہیں دیئے ایئرپورٹ روڈ اور اخترگ روڈ کا بنانا ہے وہ میرا علاقہ نہیں کوئٹہ شہر کو اس سے کوئی فائدہ نہیں اس سے فوجیوں کو فائدہ ہوگا۔ کیونکہ وہاں ایف۔ سی والے بیٹھے ہیں ان کے لئے ۱۴ کلو میٹر تو روڈ بن رہا ہے لیکن یہاں کے عام پبلک کے لئے کوئی روڈ نہیں بنایا گیا ہے آپ جا کر کوئٹہ شہر کی حالت دیکھ لیں یا پی۔ بی۔ (۱) کوئٹہ (۱) کو جس سے میرا تعلق ہے آپ وہاں کی تمام سڑکیں ایک بھی سڑک ایسی نہیں آپ اختر محمد روڈ چلے جائیں جنازہ لوگ لیکر جاتے ہیں تو پاؤں پھسل جاتا ہے اور جنازے گرتے ہیں اختر محمد روڈ سے لیکر آپ سرد غز گی چلے جائیں یہ میرے علاقے ہیں وہاں پر پانی نہیں ہے بجلی نہیں ہے روڈ نہیں ہے ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ سابقہ ادوار میں رکھا گیا آپ جا کر دیکھیں صرف چار پانچ پل بنائے ہیں اور ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ ختم ہو گیا کچ ناصرہ سے لیکر نواں کلی تک وہ روڈ تھا ابھی پھر دوبارہ اس کو پی۔ ایس۔ ڈی۔ پی میں ڈالا ہوا ہے اسی طریقے سے جناب والا ایگریکلچر کی مد میں جیسا کہ آپ کے سامنے ہے بجلی کا مسئلہ ہمارا آتا ہے کہ ایگریکلچر کے مد میں کوئی ہمارے پاس ایسی سہولت نہیں ہے کہ جب ہماری فصلیں تیار ہوتی ہیں تو ہماری فصل کو کوئی خریدنے کے لئے تیار نہیں ہے تو وہ فصل ہماری ضائع ہو جاتی ہے جناب اسپیکر آج باہر دھرنا دیئے زمیندار بیٹھے ہیں تو اس کی وجہ صرف یہی ہے ان کے مسائل حل نہیں کیے جاتے ہیں ان کی بات نہیں سنی جاتی ہے ان کے مشکلات کو نظر انداز کیا جاتا ہے وہ بجلی کا بل دینے کے لئے تیار ہیں ہمیں بجلی پورے پروڈکشن کی ایک فیصد ملتی ہے جب کہ پورا انٹرسٹ بلوچستان سے وصول کیا جاتا ہے یہ جتنے بھی پی۔ ایس۔ ڈی۔ پی میں رقومات شامل کیے گئے ہیں جو باہر سے ہمیں بنکوں کے ذریعے ملیں گی اس پر انٹرسٹ گورنمنٹ ہم سے وصول کرتی ہے حکومت پاکستان چوتھا حصہ صوبے کے حوالے سے پورے کا پورا ہم سے وصول کرتی ہے۔ ہمیں اس پر کوئی مراعات نہیں دی جاتیں اور جب ہماری گیس کو پرچیز کیا جاتا ہے دوسرے صوبے کی گیس ۱۳۰ روپیہ اور ہماری گیس کو ۶۰ روپے میں پرچیز کیا جاتا

ہے تو ہمارے صوبہ بلوچستان کے ساتھ شروع سے یہ زیادتیاں ہوتی چلی آرہی ہیں آج کل کا نہیں جناب اسپیکر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس بجٹ کے بنانے پر بڑی محنت کی جاتی ہے اگر تمام ساتھیوں کو اعتماد میں لیا جاتا اپوزیشن کے ساتھیوں کو اعتماد میں لیا جاتا اپنے ساتھیوں کو اعتماد میں لیا جاتا ہر ایم۔ پی۔ اے سے پوچھا جاتا کہ بھائی آپ بتائیں کہ آپ کے علاقے کے مسائل کیا ہیں کس طریقے سے بجٹ کو بنانا چاہیے کیسے اس کو بجٹ میں لانا چاہیے کیسے بجٹ کو آگے بنانا چاہیے تو آج یہ مسائل نہ ہوتے جناب اسپیکر لیکن بدنصیبی ہماری یہ ہے کہ بجٹ ہم آخری ایام میں آکر بناتے ہیں کوئی ہماری پلاننگ نہیں ہوتی ایک ٹاپسٹ بیٹھ کر پرانے بجٹ کو لیکر ری شیڈول کرنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کرتا اسی کو ٹائپ کر کے سامنے رکھ دیتا ہے جناب اسپیکر ہم بی۔ اے ہیں یا ایم۔ اے ہیں ہر آدمی کا ایک علیحدہ سبجیکٹ ہے بجٹ بنانا ہر آدمی کا کام نہیں ہے میں ایک ایم۔ پی۔ اے اٹھ کر جا ہے میں ایم۔ اے۔ ایل ایل بی ہوں لیکن بجٹ کے لئے مجھے اکاؤنٹ کا ماسٹر ہونا چاہیے اکاؤنٹ کو سمجھنا چاہیے اکاؤنٹ کو لیکر چلنا چاہیے یہ پیسہ کہاں سے آئے گا کس مد میں جائے گا اسکی انکم کیسی ہوگی اس کو ہم خرچ کیسے کریں گے اور اسکی ڈیولپمنٹ کس پروگرام سے ہوگی ان باتوں کو نظرانداز کیا جاتا ہے دوسری بات

جناب اسپیکر یہ ہے فشریز کی جیسا کہ کل بلیدی صاحب نے بھی اس پر تھوڑی سی شیر جان بلوچ صاحب نے بات کی کھجور ہمارا ایک بہت بڑا پروڈکشن ہے اسکی سیفٹی کے لئے کواپریٹو ڈیپارٹمنٹ نے وہاں پر ایک اسٹور بنایا تھا وہ بھی میرے خیال میں کام نہیں کر رہا کن وجوہات کی بناء پر اس کو ختم کیا ہوا ہے۔ لائیو اسٹاک کی بات ہے سر لائیو اسٹاک کو آپ دیکھیں یہاں پر بروری میں جو ہمارا لائیو اسٹاک کا دفتر ہے اس میں ایکسپنڈیچر زیادہ ہیں اور انکم ان کی کچھ نہیں جتنے اخراجات ہوتے ہیں وہ اپنی تنخواہیں بھی واپس نہیں نکال سکتے ہیں کیونکہ ان کی صحیح نگرانی نہیں ہوتی ان پر نظر نہیں رکھی جاتی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے بھی کیونکہ میرا بھی تعلق لائیو اسٹاک سے ہے میرا اپنا پولٹری فارم ہے میرا بزنس ہے اور میرا کاروبار ہے میں پر افٹ میں جاتا ہوں وہ کیسے لاس میں جاتا ہے وہ تو ٹیکنیکل لوگ ہیں ڈاکٹر ہے میں تو ڈاکٹر نہیں ہوں میرا فارم چل کر آپ دیکھیں وہاں پہ ۴۰ ہزار برڈز پڑے ہیں اور بہترین کنڈیشن میں ہیں اور ان کی جا کر آپ برڈز دیکھیں کیا حالت ہے ان کی بھیڑ بکریوں کی حالت دیکھ لینا ان کے بھینسوں کی آپ حالت دیکھ لیں ان کی بکریوں کی آپ حالت دیکھ لیں تو آپ کو پوزیشن کا خود پتہ چل جاتا ہے اسی طریقے سے سر آگے۔

جناب اسپیکر۔ شفیق صاحب آپ اپنی تقریر مختصر کریں مہربانی ہوگی۔

شفیق احمد خان۔ بالکل سر میں اور تھوڑا سا وقت لے لونگا آپ کا ان میں اس کا فائدہ ہے میں کوئی ذاتیات نہیں کرنا چاہتا اس میں تھوڑا سا آگے چل کر آپ روڈز لے لیں کہ پہلے انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ہر ایم۔ پی۔ ایز کو ۳ روڈ دینگے ۱۰ کلومیٹر کے اگر اس طریقے سے کام ہوتا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے کوئٹہ شہر کے ۶ ایم۔ پی۔ اے تھے تو ۶۰ کلومیٹر روڈ بن جاتا تو اس سے کوئٹہ شہر جو کہ آپ تمام لوگوں کا گڑھ ہے۔ جناب اسپیکر کوئی بھی دنیا کا آدمی آتا ہے تو پہلے کوئٹہ آتا ہے اور دیکھتا ہے کہ بھائی آج اس کوئٹہ شہر کی حالت کیا ہے ۱۰۰ سال پورے ہوئے ۱۹۰۵ میں کوئٹہ شہر آباد ہوا اور ۹۸ سال پورے ہونے کے بعد کوئٹہ شہر آپ دیکھ لے کہ دن بہ دن گندگی ہوتی جا رہی ہے اس کے بعد سر احسان شاہ صاحب نے اپنی طور پہ جتنی محنت کی وہ تو ہم اس کو داد دیتے ہیں کچھ تو کام کیا لیکن کیونکہ وہ بیورو کریسی کے ہاتھ میں ہے وہ مجبور ہے وہ جوان کو بنا کر دینگے وہ تو پیش کرینگے۔

جناب اسپیکر۔ بھوتانی صاحب Please تقریر سن لیں ذرا۔

شفیق احمد خان۔ مہربانی سر اس میں تھوڑی سی ایک اور چیز آپ دیکھیں سب سے اہم مسئلہ واسا کا ہے واسا تو نہ آپ کے چیف منسٹر کی بات مانتا ہے نہ سینئیر منسٹر کی بات مانتا ہے نہ وہ آپ کے کسی ایم۔ پی۔ اے کی بات کو مانتا ہے وہ اپنا مولانا واسع صاحب کی بات کو نہیں مانتا جو پی۔ این۔ ڈی کا منسٹر ہے سر میں تو اس کے لیے ایک سوال لا رہا ہوں اس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ کیا ان کی وہاں دھاندلی ہو رہی ہے ۶ ارب روپے کا پائپ دو نمبر کا پائپ انہوں نے پرچیز کیا ہے اور آج تک ان کو کہیں بچھایا نہیں گیا ہے تحقیقات ہونی چاہیے۔ اور اس میں احسان شاہ صاحب نے خود ایک اچھی بات رکھی ہے لڑکیوں کی یونیورسٹی کی جو بات کی وہ میں نے پیش کی تھی میری بہنوں نے ہم سب سے مشترکہ طور پر پیش کی تھی ہم اُنکے بے حد ممنون ہیں کہ اس کو انہوں نے اس میں رکھا اور سوچا کہ یہ آگے چل کہ اس ملک کے لئے اس صوبے کے لئے بہترین راستہ اختیار کریں گے اسی طرح پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا جو مسئلہ ہے سر اب چونکہ اس پر پی۔ ایچ۔ ای میں واٹر سپلائی کی جو اسکیمیں بنا رہے ہیں انہوں نے کوئٹہ شہر کو ایک ٹیوب ویل نہیں دیا ہے جناب اسپیکر ہمارے کچھ ساتھی ابھی تک نہیں آئے ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی وہاں بیٹھ کہ یہ پی۔ ایس۔ ڈی۔ پی میں کام ہو رہا ہے اور وہ اسکیمیں ڈالی جا رہی ہیں میں سمجھتا ہوں ہمیں اور ہمارے ساتھیوں کو دو کھے میں رکھا جا رہا ہے کہ یکم جولائی کو آپ کے ساتھ میٹنگ کر کے اس پر فیصلہ کریں گے میں اپنے ساتھیوں سے اس ایوان کے ذریعے Request کرتا ہوں کہ وہ ۳۰ جون سے پہلے جو آپ لوگوں ان کے ساتھ معاہدہ کیا ہے وہ ان کے ساتھ بیٹھ کہ فائنل کرلے نہیں تو یہ آپ کو دو کھے میں رکھ کر آپ کی پی۔ ایس۔ ڈی پی ایسی ہے جیسے ایک مسلمان کے لئے قرآن پاک سیاستدان کے لئے پی۔ ایس۔ ڈی۔ پی۔

جناب اسپیکر۔ ذرا مختصر کر لے۔

شفیق احمد خان۔ ٹھیک ہے جناب اسپیکر جب اس میں جو چیزیں آگئیں وہی آپ کو ملیں گی اس کے بعد آپ چیخیں گے چلائیں گے روئیں گے وہ کہیں گے جی ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے کہ ہم آپ کے علاقے کو کچھ دے سکے اسی طریقے سے۔

جناب اسپیکر۔ شفیق صاحب او کے او کے ۔ذرا ٹائم کا خیال رکھیں۔

شفیق احمد خان۔ جناب والا۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ان کو ہم سے دس منٹ پہلے آنا چاہیے ہم کو ذرا مغرور ہو کر آنا چاہیے کہ ہم اپوزیشن کے لوگ ہیں ہمارا ایک تعلق ہے ہمارے پاس یہی ایک فورم ہے جہاں ہمیں بولنا ہے باہر تو ہماری بات کو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے سیکریٹری صاحبان ہمیں اپنے کمرے میں داخل ہونے نہیں دیتے تو یہ شہری دفاع کا شعبہ۔ میری نظر میں تو شہری دفاع نے اب تک کچھ نہیں کیا سارا فنڈ ضائع کرنے والی بات ہوتی ہے اسی طریقے سے جتنے بی ڈی اے کے پراجیکٹ بنے ہیں یہ پولٹری فارم ہے چشمہ اچوزئی میں وہ آج تک بند پڑا ہوا ہے فیڈ مل انہوں نے اٹھا کر اونے پونے داموں بیچ دی۔ چلتن گھی مل اٹھا کر اونے پونے بیچ دی اپنے لوگوں میں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بی ڈی اے بلوچستان ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے نام سے جو محکمہ ہے یہ واپس کیو ڈی اے۔ واسا کو ایک جگہ ضم کر دیا جائے۔ اور اس کو کسی منسٹر یا چیف منسٹر کے انڈر دیا جائے تاکہ یہ کام ہو سکے۔ اب واسع صاحب تشریف

لا چکے ہیں اور پانی کے مسئلے کو انہوں نے نظر انداز کیا ہے یہ مجھے کہیں چل کر دکھا دیں کہ کوئٹہ شہر میں کوئٹہ ضلع میں ایک ٹیوب ویل ان دس سالوں میں لگا ہے یہ کہتے ہیں کہ پچاسی پچاسی لاکھ روپے ہمارا لیپس اس لئے ہوا ہے اور نہیں دیا گیا کہا ہے کہ آپ کے کام پہلے ہو چکے ہیں آپ لوگ یہاں سے چلے جاؤ- پھر کوئٹہ شہر کی آبادی کو چھوڑ دو پچاس لاکھ کی آبادی کے ہمارے مسائل پھر حل ہوں۔ صرف قلعہ عبداللہ۔ قلعہ سیف اللہ لورالائی ہے چاغی ہے یا قلات ہے یا گوادر کو آپ بنائیں گے تو ہم کہاں جائیں گے ۔

جناب اسپیکر۔ او کے شفیق صاحب۔ ذرا مختصر۔

شفیق احمد خان ۔ بالکل مختصر جناب - ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے میری آپ سے گزارش ہے اس معزز ایوان سے گزارش ہے کہ کم از کم جو چار آپ کے ہیڈ ہیں ایک واٹر کا ایک ایجوکیشن کا - ایک روڈ کا - ایک ہیلتھ کا ایک پی ایچ ای کا - یہ بہت انسانی ضرورت کے حوالے سے اور خاص کر کوئٹہ کے حوالے سے جو بات ہے تو ان کی بے حد ضرورت ہے کہ ان پر عمل درآمد کیا جائے - اور اس میں تمام مساوی فنڈز تقسیم کیے جائیں تا کہ اس سے آپ کی بھی عزت ہوگی ہماری بھی شہر اگر اچھا بھلا ہوگا تو آپ کی بات ہوگی - آخر میں میں ایک بات معزز ممبران سے یہ کرنا چاہتا ہوں کہ امن امان کے مسئلے پر جب بات ہوتی ہے اس پر عمل درآمد - جبکہ دس دس ہزار فورسز رکھی جاتی ہیں اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا میرے سوالات ہیں مولانا صاحب نے اس دن میرے سامنے اپنے سیکریٹری کو کہا کہ بھائی کیوں نہیں اس کا جواب دیتے - وہ ابھی تک جواب نہیں آئے میرے دوسرے سوالات ہیں ان کے جوابات پھر آ جائیں گے -

جناب اسپیکر۔ یہ سوالات و جوابات کا وقفہ جب آ جائے گا پھر آپ اس وقت بتائیں-

جناب اسپیکر۔ اچھا جان جمالی صاحب آپ حکومت والے اور اپوزیشن والے ایک ٹائم فکس کریں اور اس کی پابندی کریں۔ جو ٹائم رکھیں دس گیارہ اس ٹائم کی پابندی ہونی چاہیے ٹائم کونسا صحیح ہے۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اگر بات ہماری مانی جاتی ہے تو یہ اجلاس آفس آور کے بعد ہوتا تو وزرا صاحبان شرکت کر سکتے تھے۔ وزرا سب حاضر ہوتے۔

جناب اسپیکر۔ نہیں۔ اب دیکھو مسٹر اختر حسین لانگو صاحب آپ کہاں تھے ایک گھنٹے بعد آئے ہو۔ سیکریٹریٹ ضروری تھا یا یہ اسمبلی اجلاس۔

اختر حسین لانگو۔ جناب ہمارے مظلوم عوام ہیں پسا ہوا طبقہ ہے وہ کہتے ہیں آپ کے اجلاس سے کیا ادھر جا کر اپنے لئے بلیں پاس کرتے ہیں۔ ویسے بھی اس بجٹ میں عوام کے لئے کچھ نہیں رکھا گیا ہے۔ میں اسی طرف آ رہا ہوں عوام کہتے ہیں کہ بجٹ میں آپ نے ہمارے لئے کیا رکھا ہے عوام کے لئے آپ لوگ کیا کر رہے ہیں ہمیں آپ کی میٹنگوں سے کوئی سروکار نہیں آپ برائے مہربانی ہمارے مسئلے حل کریں- وہ ہمارے گریبان سے پکڑ کر اپنے کام کے لئے لے جاتے ہیں-

جناب اسپیکر۔ نہیں آپ آئندہ ٹائم کی پابندی کریں آپ خواہ مخواہ وزراء پر بھی تنقید کرتے ہو اگر آپ ٹائم کی پابندی نہیں